سوال

(114) عیدگاہ میں ممبر کا اہتمام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عیدگاہ میں منبر کا اہتمام کرنا چاہیے، اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کا عمل کیا ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں جمعة المبارک اور عام وعظ و نصیحت کے لئے منبر پر بیٹھتے تھے لیکن خطبہ عیدین کے لئے عیدگاہ میں منبر بنانے یا اس کا اہتمام کرنے کا کوئی ثبوت قرآن وحدیث سے نہیں ملتا۔ چنانچہ امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ’’عیدگاہ کی طرف منبر کا اہتمام کئے بغیر جانا۔‘‘

پھر انہوں نے اس عنوان کو ثابت کرنے کے لئے اس حدیث سے استنباط کیا ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے جاتے، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ میں جاکر پہلا کام یہ کرتے تے کہ نماز پڑھاتے، پھر سلام پھیر کر لوگوں کے بالمقابل کھڑے ہوجاتے۔[1]

’’لوگوں کے بالمقابل کھڑے ہوجاتے‘‘ کے الفاظ سے امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے ثابت کیا ہے کہ عیدگاہ میں منبر وغیرہ کا اہتمام نہیں کیا جاتا تھا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ معاملہ اسی طرح چلتا رہاتا آنکہ میں امیر مدینہ مروان بن حکم کے ہمراہ عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے دن عیدگاہ گیا، میں نے وہاں دیکھا کہ کثیر بن صلت نے منبر بنا رکھا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عیدگاہ میں منبر بنانے کا اہتمام مروان بن حکم نے کیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین سے عیدگاہ میں منبر لے جانے یا وہاں منبر بنانے کا ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ ایک روایت میں صراحت ہے کہ مروان بن حکم نے عیدگاہ میں منبر کا اہتمام کیا اور نماز سے پہلے عید کا خطبہ دیا تو حاضرین میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہوکر کہا: ’’اے مروان! تو نے سنت کی مخالفت کی ہے، تو نے عیدگاہ میں منبر کا اہتمام کیا ہے جبکہ اس سے پہلے یہ کام نہیں کیا جاتا تھا۔‘‘[2]

البتہ ایک دوسری حدیث میں اس امر کی بھی صراحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر خطبہ عید ارشاد فرمایا۔[3]

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی سواری پر بیٹھ کر خطبہ عید دیا جاسکتا ہے لیکن منبر وغیرہ کا اہتمام درست نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحيح البخاري، العيدين: ٩٥٦۔

[2] سنن أبي داود، الصلوٰة: ١١٤٠۔

[3] صحيح ابن خزيمة، الصلوٰة: ١٤٤٥۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:138

محدث فتویٰ